تقریر

تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

(تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ، وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الجمعہ:3-4)

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

سامعین کرام! حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار پر مشتمل جو قطعہ مَیں نے ابھی آپ کے سامنے پڑھا ہے، اُس کا دوسرا مصرع ''صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا'' خاکسار کی گزارشات کا موضوعِ سخن ہے۔

اِس مصرع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں جو شخص حضرت مسیح موعود و مہدی موعود کی بیعت کرے گا۔ آپ علیہ السلام پر ایمان لائے گا اُس کا شمار صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہو گا۔ یعنی اُن کی مشابہت قرونِ اولیٰ کے بزرگ صحابہؓ کے ساتھ ہو گی۔ حضور علیہ السلام نے اپنے اِس دعویٰ کی بنیاد قرآن و حدیث پر رکھی ہے۔ سورۃ جمعہ کی آیتِ کریمہ جو ابھی خاکسار نے آپ کے سامنے پڑھی ہے، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بعثتِ ثانیہ کی پیشگوئی کی گئی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے وجود میں پوری ہوئی۔ صحیح بخاری میں ذکر ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے دریافت فرمایا کہ یارسول اللہؐ! وہ کون لوگ ہیں جو ہم میں سے ہیں لیکن ابھی ہم سے نہیں ملے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا ستارے پر بھی چلا گیا تو ایک عظیم فرد یا بہت سے افراد اُس گمشدہ ایمان کو ثریّا سے واپس لاکر لوگوں کے دلوں میں قائم کریں گے۔ گویا کہ آنے والے موعود مسیح و مہدی کے ساتھیوں سے متعلق یہ بشارت تھی کہ وہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کے مصداق بننے والے ہیں۔ یہی وہ بات تھی جس کا ذکر اِس مصرع میں بیان ہوا ہے کہ ''صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا'' اور اِس کی مزید وضاحت اِس سے اگلے مصرع میں یوں بیان ہوئی ہے کہ ''وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی''۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ہمرنگ اور مثیل ہوں گے جن کو اُس محبت اور عشق کی مَے پلائی جائے گی جو صحابہ رسولؐ نے پی رکھی تھی۔

حضورؑ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرضِ منصبی جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمدِ ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن 17 صفحہ 343 حاشیہ)

سامعین کرام! اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کی سیرت و سوانح پر نظر ڈالیں تو صحابہ رسولؐ کے واقعات سے ملتے جلتے کئی واقعات ہمیں اُن کی زندگیوں میں بھی ملتے ہیں اور اِس کثرت سے ملتے ہیں کہ مجھے شاید اِن تمام واقعات کو بیان کرنے کے لئے چار یا پانچ محفلوں کا انتظام کرنا پڑے۔ تاہم آج وقت کی مناسبت سے خاکسار سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ (خلیفہ راشد اوّل) اور حضرت مولوی حکیم نور الدینؓ کے درمیان ہم رنگی، یگانگت اور مماثلت کا ذکر کروں گا۔

آپ نے واقعۃً اپنا تن من دھن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نچھاور کیا ہوا تھا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام صدیقیت عطا فرمایا۔ آپ ایک ایسا وجود تھے کہ جنہوں نے اپنا وطن، جائیداد، گھر بار، چلتا ہوا کاروبار سب کچھ حضرت مسیح پاکؑ کے ایک اشارے پر قربان کر دیا اور اپنے معشوق کے قدموں میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ آپؓ کی حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بہت سے باتوں میں مشابہت تھی۔ جیسے

اوّل۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ مردوں میں سے پہلے شخص تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ پر بغیر کسی تردّد اور شک کے ایمان لائے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "اِنِّیْ قُلْتُ یَآیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقْتَ"

(بخاری کتاب التفسیر)

اور فرمایا:

"مَا دَعَوْتُ اَحَدًا اِلَی الْاِسْلَامِ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ کَبْوَۃٌ وَتَرَدُّدٌ وَنَظَرٌ اِلَّا اَبَابَکْرٍ مَا عَتَمَ عَنْہُ حِیْنَ ذَکَرْتُہٗ وَمَا تَرَدَّدَ فِیْہِ"

(ابن ہشام جلد اول)

یعنی مَیں نے تم لوگوں سے کہا کہ مَیں تم سب کی طرف رسول ہوں تو تم نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے مگر ابو بکر نے تصدیق کی اور مَیں نے جس کسی کو بھی اسلام کی طرف بلایا اس نے اس کے ماننے میں تردّد اور شک ظاہر کیا۔ لیکن ابو بکر وہ شخص تھا جس نے بغیر کسی تردّد اور بغیر کسی تاخیر کے اسے قبول کر لیا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے متعلق فرماتے ہیں:

"انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہدِ بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سُست اور متذبذب ہو گئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی ممدوح کا ہی خط اِس عاجز کے اِس دعویٰ کی تصدیق میں کہ مَیں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔"

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 821)

دوم۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں مالی قربانیاں کرنے میں سر فہرست حضرت ابو بکرؓ کا نام نامی آتا ہے۔ آپؓ کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب سب لوگوں نے میرا انکار کیا تو ابو بکرؓ تھا جس نے میری تصدیق کی اور اپنے مال اور جان سے میری مدد کی۔

(سیرت الحلبیہ جلد 1 صفحہ 295)

ایک جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابو بکرؓ کے حق میں یہ الفاظ ملتے ہیں۔

وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ

(ترمذی)

کہ مجھے کسی شخص کے مال سے کبھی ایسا نفع نہیں پہنچا جیسا کہ ابو بکر کے مال سے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب میں بھی سرِفہرست حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ کا نام لیا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کے محاسن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

''اُن کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے مَیں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اُس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 520)

نیز فرمایا۔

''مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے جو کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا اور کئی سال سے دے رہا ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ترجمہ عربی عبارت، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 582)

سوم۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام صحابہؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپؐ کا خلیفہ اول تسلیم کیا ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد تمام اراکین جماعت نے حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو آپؑ کا خلیفہ اول تسلیم کیا اور اِس سے متعلق اخبار میں یہ اعلان شائع کیا۔

''اما بعد مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیاں جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نُور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے کہ احمد کے ہاتھ پر تمام احمدی موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا''

اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے لکھا ہے:

''جب بیوی صاحبہ حضرت اُمّ المومنین سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کون اِس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی اس سے اتفاق کیا۔''

(بدر مورخہ 2 جون 1908ء)

آپؓ نے احمدیہ بلڈنگس لاہور کی مسجد میں 1912ء میں تقریر کے دوران نہایت جلالی رنگ میں فرمایا:

''مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے...اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے۔''

(بدر 4 جولائی 1912ء)

الغرض آپ نے جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری کی وہ اِس امر کی بیّن دلیل ہے کہ آپؓ فنا فی المسیح الموعود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''دل میں از بس آرزو ہے کہ اَور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرَالْجَزَاءِ۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 522)

سامعین! یہاں اِس لحاظ سے دونوں میں یکرنگی کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ حضرت ابو بکرؓ میں اطاعتِ رسول کی شان نرالی تھی۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے اور مانگنے سے منع فرمایا۔ حضرت ابو بکرؓ اونٹنی پر سوار تھے کہ اونٹ کی رسّی ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آپؓ نے اونٹ سے اُتر کر اپنے ہاتھ سے رسّی اٹھائی۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ آپ ہمیں کہہ دیتے مگر آپؓ نے فرمایا کہ میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ لوگوں سے سوال نہیں کرنا۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 5)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعمر حضرت اسامہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا اور مرض الموت میں اسامہؓ کے زیر قیادت لشکر کی روانگی کی وصیت فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ خلیفہ اوّل نے لشکر روانہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے رائے پیش کی کہ ان نازک حالات میں جبکہ نو مسلم مرتد ہو چکے ہیں اور بہتیرے زکوٰۃ سے منکر ہیں۔ اندرونی انتشار ختم ہونے کے بعد یہ لشکر روانہ کیا جائے۔ اطاعت کے پُتلے حضرت ابو بکرؓ نے کس جلال سے فرمایا:

”خدا کی قسم! اگر مدینہ کی گلیوں میں کتّے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تو بھی اسامہؓ کے لشکر کو نہیں روکوں گا۔ کیا قافہ کا بیٹا ابو بکرؓ خلیفہ بنتے ہی پہلا کام یہ کرے کہ رسول اللہؐ کا قائم کردہ لشکر روک دے۔“

چنانچہ ان نازک حالات میں حضرت ابو بکرؓ نے اسامہؓ کے لشکر کو روانہ فرمادیا۔ آپ شہر کے باہر تک الوداع کرنے ساتھ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمودہ اسامہؓ سے کہا ”اگر مناسب سمجھو تو عمرؓ کو میری مدد کے لیے پیچھے چھوڑ دو۔“ چنانچہ حضرت اسامہؓ نے حضرت عمرؓ کو بخوشی اجازت دے دی۔“

(تاریخ ابن اثیر جز 1 صفحہ 142)

سامعین! اب اگر حضرت مولوی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی سیرت کے اِس پہلو کو دیکھیں تو اطاعت آپ کی سیرتِ طیبہ کا جھومر تھا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ **” وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔“**

(آئینہ کمالاتِ اسلام از روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 581)

نیز فرمایا:

”صدق وصفا اور اخلاص اور محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں میں سے وہ اول نمبر پر ہے۔“

(حمامۃ البشریٰ از روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 180)

ایک مرتبہ آپ مطب میں بیٹھے تھے۔ ارد گرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ مولوی صاحب! حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔ گویا دل میں یہ تھا کہ حضورؑ کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ پھر جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو نورالدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزا کہتے تھے۔ نورالدین اس کے پیچھے یوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اُسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔

(حیات نور صفحہ 187-188)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس مضمون کو کیا خوب بیان فرمایا ہے۔

”پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور اِن میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اُن میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اِن کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اُس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا نے فرمایا اُسی کو واجب العمل قرار دیا۔ اِن کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپؐ کے لبِ مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر اِن میں یہ اطاعت یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اِس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے... اور پھر آپؐ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اُس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو اِن کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر اُن کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے طیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے

نمونوں سے ہوتی ہے اس لیے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم زیر آیت النساء60 صفحہ 247-248)

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو عشق اور محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ نہ کچھ پڑھا ہو یا سنا ہو جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض للہ عقدِ اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے۔ اقرارِ اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نور الدینؓ کی ہے۔ تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ہے۔ خادمانہ حالت کا بیمثال نمونہ اگر کسی نے قائم کیا تو وہ حضرت حکیم الامّت مولانا نور الدینؓ نے قائم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے عجز و انکسار میں اگر ہمیں کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کا بھی اعلیٰ معیار حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قائم کیا اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارے میں فرمایا کہ "چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نورِ دیں بودے" (نشانِ آسمانی از روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 411)

پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار حضرت مولانا نور الدین کے معیار کو بنا دیا کہ اگر ہر ایک نور الدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2015ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاک نمونوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اِس تقریر کا کچھ حصہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی تقریر جلسہ سالانہ جرمنی 2022ء مطبوعہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن 3 ستمبر 2022ء سے لیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡